# مخدوم محمد ھاشم ٹھٹویؒ کی مطبوعہ تصانیف

تحقیق: ڈاکٹر محمد ادریس سومرو

ترجمہ: مولانا کلیم اللہ سندھی

[زیر نظر تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کا تحریر کردہ ہے، جوانہوں نے سندھی زبان میں تحریر کیا ہے۔ مولانا کلیم اللہ سندھی نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ کچھ مفید اضافات بھی کیے ہیں۔ معلوماتی اور افادیت سے پُر یہ مضمون قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے.................................ادارہ]

گرچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ علماء سندھ میں کثیر التصانیف عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی (متوفی ۱۱۷۴ھ) ہی ہیں۔ قدیم دور کے سندھ کے کوئی اور عالم اتنی تصانیف نہیں کر سکے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ مخدوم صاحب نے کتنی کتابیں تصنیف فرمائیں؟ اس کے متعلق مخدوم صاحب کا اپنا بیان، اپنی کتاب ''اتحاف الاکابر'' کے آخر میں اس طرح ہے۔ ''وهى اليوم على مائة وخمسة عشر مؤلفا '' اور یہ میری تصانیف اس وقت ایک سو پندرہ سے متجاوز ہیں (۱) ''اس وقت'' کا مطلب کیا ہے؟ بظاہر اس سے مراد سال ۱۱۳۶ھ، کیونکہ یہ تصریح مخدوم صاحب نے ''اتحاف الاکابر'' میں تحریر کی ہے اور ''اتحاف الاکابر'' ۱۱۳۶ھ کی تالیف ہے، لیکن مخدوم صاحب نے ان تصانیف کی جو تفصیل اور جو نام ''اتحاف الاکابر'' میں ذکر کیے ہیں ان میں تو آپ کی وہ تصانیف بھی شامل ہیں جو ۱۱۳۶ھ کے بعد کی ہیں، حتیٰ کہ ۱۱۷۲ھ تک کی تصنیف شدہ کتب بھی شامل ہیں۔ مثلاً

۱...... كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين، ۱۱۴۹ھ میں

۲...... التحفة المرغوبة فى افضلية الدعاء بعد المكتوبة، ۱۱۶۸ھ

۳...... بذل القوة فى حوادث سنى النبوة ۱۱۶۶ھ (۲)

۴...... حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم، ۱۱۷۱ھ میں

۵...... رفع الخفاء عن مسئلة الراء، ۱۱۷۲ھ میں (۳)

جس سے معلوم ہوا کہ اصل کتاب ''اتحاف الاکابر'' اگرچہ ۱۱۳۶ھ میں تیار ہو کر مکمل ہوئی لیکن اس کا اختتامیہ جس میں مصنف نے اپنی تصانیف کا تذکرہ کیا ہے، وہ بعد کا لکھا ہوا ہے جس میں مخدوم صاحب وقتاً فوقتاً اضافہ کرتے رہے ہیں، یا یہ تصنیفات کی فہرست والا یہ حصہ، آخر عمر کے آخری ایام میں اصل کتاب میں شامل کیا ہے (یاد رہے کہ مخدوم صاحب کی وفات ۱۱۷۴ھ میں ہوئی ہے) اس لئے بعض سوانح نگاروں کا ''اتحاف الاکابر'' کے سال تصنیف کے لحاظ سے یہ کہنا کہ ''مخدوم صاحب ۱۱۳۶ھ تک ۱۰۰ کتابیں تصنیف کر چکے تھے (اس کے بعد ۱۱۷۴ھ تک ۳۸ سالوں میں نہ جانے مزید کتنی تصانیف کی ہوں گی!'' خلافِ حقیقت اور خلاف واقعہ ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اچھے خاصے محقق اس غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔

بہر حال، مخدوم محمد ہاشمؒ ''اتحاف الاکابر'' میں اپنی تصانیف کی تعداد ۱۱۵ سے متجاوز بتاتے ہیں، لیکن اس کے بعد آپ نے اپنی تصانیف کی جو فہرست پیش کی ہے، اتحاف الاکابر کے بعض قلمی نسخوں (۴) کے مطابق اس میں ۱۰۷ کتابیں ہیں، جن میں سے عربی میں ۷۵، فارسی میں ۲۲ اور سندھی میں ۱۰، البتہ اس کی کتاب کی فہرست کے آخر میں فرماتے ہیں کہ: ''ومنها غير ذلك'' (اسکے علاوہ اور بھی ہیں)، جس سے معلوم ہوا کہ مخدوم صاحب کا مقصد اپنی تصانیف کی مکمل فہرست پیش کرنا نہیں ہے۔

سندھ کے مشہور محقق اور مؤرخ پیر حسام الدین راشدی مرحوم نے مخدوم صاحب کی تصنیفات کی جو الفابیٹیکل فہرست ''تکملة الشعراء'' کے حاشیہ میں پیش کی ہے (۷) اس میں ۱۲۵ کتابیں بتائی گئی ہیں، اس کے بعد ۱۹۸۰ میں پیر صاحب نے ''ٹھٹھ میں تصنیف و تالیف کا جائزہ'' کے عنوان سے لکھے ہوئے ایک تحقیقی مقالہ میں جو الفابیٹیکل فہرست مخدوم صاحب کی تصنیفات کی مرتب کی ہے، اس میں ۱۳۹ کتابیں بتائی ہیں (۸) (اگرچہ اس میں چھ سات ۶۔۷ نام ایسے ہیں جو مکرر ذکر کئے گئے ہیں)۔

ادھر خانوادۂ مخدوم محمد ہاشمؒ میں ایک عالم، مخدوم غلام محمد صاحب کا کہنا ہے کہ، مخدوم محمد ہاشم کی تصانیف ۱۵۰ ہیں (۹) مخدوم امیر احمد عباسی لکھتے ہیں کہ ''بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مخدوم صاحب کی تصنیفات کی تعداد ۳۰۰ ہے (۱۰) لیکن آگے چل کر ''اتحاف الاکابر'' کے حوالہ سے ۱۱۱ کتابوں کی فہرست دے کر آخر میں ۱۳ ایسی کتابوں کا اضافہ کیا ہے کہ جو ۱۱۱ کتب میں شامل نہیں ہیں۔

• یہ جاننا چاہئے کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹویؒ نے بعض عربی و فارسی کتب پر اپنے حواشی و تعلیقات بھی چڑھائے ہیں، ایسے حواشی تعلیقات کا ذکر آپ نے ''اتحاف الاکابر'' میں نہیں کیا ہے، سوائے حاشیہ تفسیر ہاشمی کے۔ ہمیں آپ کی تصنیفات کی تعداد کے متعلق مخدوم غلام محمد صاحب کی رائے دو وجوہات کی بنیاد پر زیادہ جاندار معلوم ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ مخدوم

صاحب کے خاندان کے فرد ہونے کی حیثیت سے آپ کی رائے کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ''صاحب البیت ادریٰ بمافیہ'' (صاحب خانہ بہتر جانتا کہ گھر میں کیا ہے)۔

دوسری وجہ یہ کہ مخدوم صاحب کی جو تصنیفات آج کل مطبوعہ یا قلمی صورت میں موجود ہیں یا جن کے صرف نام ملتے ہیں، وہ ۱۵۰ کے لگ بھگ بنتی ہے۔

لیکن ہمیں یہاں مخدوم صاحب کی تصنیفات کی تعداد کے متعلق تفصیلی بحث کرنا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جامع فہرست پیش کرنی ہے۔ کیونکہ یہ ایک تحقیق طلب کام ہے۔ ہمیں اس زیر بحث مقالہ میں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مخدوم محمد ہاشمؒ کی ان تصانیف میں سے کتنی اور کونسی تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، کتنے ایڈیشن اور کہاں کہاں طبع ہوئی ہیں، کون سے اداروں نے شائع کی ہیں اور کب چھپی ہیں، کونسی کتابیں صرف اصلی متن (بغیر ترجمہ کے) کونسی کتابیں اصلی متن مع ترجمہ (اردو یا سندھی) شائع ہوئی ہیں، اور کتنی اور کونسی کتابیں ہیں جن کے صرف تراجم الگ صورت میں طبع ہوئے ہیں، اور کون سی کتابوں کے صرف اختصار طبع ہوئے ہیں؟ کتابوں کا یہ بیان حروف تہجی کی ترتیب پر رکھا گیا ہے۔ آخر میں مقالہ کا خلاصہ بھی شامل ہے۔

مخدوم صاحب کی جو طبع شدہ کتابیں اس مقالہ میں ذکر کی گئی ہیں، وہ راقم الحروف کے پاس موجود ہیں، سوائے چند کتابوں یا ایڈیشنوں کے جن کی نشاندہی کی گئی ہے۔

## (الف)

**(۱)......اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر** (عربی) مخدوم صاحب نے یہ کتاب حرمین شریفین کے مبارک سفر کے دوران ۱۱۳۶ھ میں لکھی۔ عربی میں اسانید کے متعلق جامع انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھنے والی یہ کتاب (ا) مکمل طور پر اب تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی ہے۔ البتہ اس کا اختصار امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے شاگرد ابوالفیض محمد یاسین الفادانی المکی، نے ''المقتطف من اتحاف الاکابر'' کے نام سے تیار کیا ہے۔ (۱۲) جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۴۰۷ھ میں دار البشائر الاسلامیہ بیروت سے شائع ہوا (۱۳)

**(۲)......اصلاح مقدمۃ الصلاۃ** (سندھی) مخدوم صاحب نے سندھ کے عوام کا رجحان ''مخدوم ابوالحسن کی سندھی'' یعنی مقدمۃ الصلوٰۃ کی طرف دیکھ کر اس کا تنقیدی مطالعہ کیا اور ضروری جگہوں پر درستگی کے طور پر اپنی فارسی کتاب ''اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ''، لکھی (جواب تک شائع نہیں ہوئی ہے) بعد میں پھر ''اصلاح'' کو، اسی ابوالحسن کی طرح سندھی نظم میں منظوم کیا اور اپنے وہی اشعار ابوالحسن کے ''مقدمۃ الصلوٰۃ'' کے اصل متن میں انہی مناسب مقامات پر رکھے۔ مقدمۃ الصلوٰۃ کے کئی قلمی نسخہ جات میں یہی اصلاحی اشعار ہامش پر تحریر نظر آئیں گے۔ (۱۴)

لیکن بعد میں طبع شدہ مقدمۃ الصلوٰۃ میں، متن میں شائع کئے گئے اور بعد میں ''مقدمۃ الصلوٰۃ'' ان اصلاحی اشعار

سمیت طبع ہوتا رہا ہے، ایسے اشعار کی تعداد ۹۰ ہے، بہر حال یہ ’’سندھی‘‘ یعنی ’’اصلاح مقدمۃ الصلاۃ‘‘، مستقل طور پر کبھی بھی شائع نہیں ہوسکی ہے۔

مقدمۃ الصلوٰۃ کے ان قدیم مطبوعہ نسخہ جات میں ایسا امتیاز قائم نہیں کیا گیا جس سے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ؒ کی طرف سے بطور اصلاح دیئے گئے اشعار الگ امتیازی حیثیت سے معلوم ہوسکیں۔ سندھی لینگوئج اتھارٹی کی طرف سے پروفیسر خدیجہ بلوچ صاحبہ کے مقدمہ وتحقیق سے جو مقدمۃ الصلوٰۃ چھپی ہے، اس میں ان اصلاحی ابیات کو معکوفتین [......] کے علامات میں رکھ کر مستقل حیثیت متعین کی گئی ہے۔

**(ب)**

**(۳)**......**الباقیات الصالحات فی ذکر الازواج الطاھرات** (فارسی) رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے متعلق یہ تحقیق فارسی زبان میں مخدوم صاحب کی ہے۔ ۱۱۴۷ھ میں مرتب شدہ یہ کتاب اپنی اصلی زبان فارسی میں مستقل طور پر شائع نہیں ہوسکی ہے، البتہ اس کا سندھی ترجمہ ’’الباقیات الصالحات‘‘ کے مختصر عنوان سے، سندھ کے مشہور مبلغ حضرت مولانا محمد ادریس ڈاہری صاحب نے تیار کیا ہے، جو ڈیمی سائز کے ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۴۱۹ھ (۱۹۹۹ء) میں ادارہ خدمۃ القرآن والسنۃ شاہپور جہانیاں ضلع نوابشاہ کی طرف سے شائع ہوا، کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر مخدوم صاحب کے ایک مختصر فارسی رسالہ ’’تحفۃ المسلمین فی تقدیر مہور أمھات المومنین‘‘ کا سندی ترجمہ ’’مترجم: مولانا ڈاکٹر عبدالرسول قادری صاحب‘‘ بھی شامل ہے، جس کا ذکر عنقریب آ رہا ہے۔

**(۴)**......**بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ** (عربی) رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر سنین کی ترتیب پر لکھی ہوئی یہ کتاب، صرف نبوت کے ۲۳ سال کے احوال اور سیرت کے بیان پر مشتمل ہے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول:......قبل از ہجرت نبوت کے ۱۳ سالوں کے واقعات حصہ دوم:......ہجرت سے وصال تک کے واقعات کا بیان۔ یہ حصہ دوم پھر تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

باب اول:......غزوات (یعنی وہ جنگیں جن میں آپ ﷺ بنفسِ نفیس شریک تھے)

باب دوم:......سرایا بعوث (یعنی وہ فوجی جنگیں جن میں آپ ﷺ شریک نہیں ہوئے بلکہ صحابہ کرام کو بھیجا)

باب سوم:......غزوات وسرایا کے علاوہ کے واقعات

یہ کتاب اپنے موضوع اور ترتیب کے لحاظ سے بے مثال شاہکار ہے۔ سال ۱۱۶۶ھ کی یہ عربی تصنیف مخدوم امیر احمد عباسی کے ضخیم مقدمہ وتحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ ۱۳۷۶ھ/۱۹۶۶ء میں ڈیمی سائز کے ۵۳۲ صفحات پر مشتمل، سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے شائع ہوئی۔

❖......**بذل القوۃ کے سندھی تراجم:** میری معلومات کے مطابق بذل القوۃ کے اب تک تین سندھی تراجم منظر عام پر آئے ہیں:

(۱)......**نبوت جی ورہین جو وچور:** از محقق محدث علامہ غلام مصطفیٰ قاسمیؒ، یہ ترجمہ قسطوں کی صورت میں پہلے سہ ماہی ''الرحیم'' میں اور پھر ماہوار ''الرحیم'' میں (۱۹۷۶ سے ۱۹۹۰ تک) شائع ہوتا رہا بعد میں یہ سلسلہ بند ہو گیا (مکمل نہ ہو سکا)

(۲)......**سیرت ہاشمی، از پروفیسر اسرار احمد علوی:** ''سیرت ہاشمی'' کے نام سے بذل القوۃ کا یہ سندھی ترجمہ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ یہ ایڈیشن کراؤن سائز کے ۵۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۰۳ء میں مہران اکیڈمی شکارپور کی طرف سے شائع ہوا ہے اور اس کے دو ایڈیشن شائع کئے گئے ہیں، ایک عام ایڈیشن، دوسرا لائبریری ایڈیشن۔ شروع میں جامع فہرست دی ہے جو ۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے پیش لفظ اور مندرجہ ذیل شخصیات کی تقاریظ سے آراستہ ہے۔

(۱) مولانا مفتی محمد جان نعیمی (۲) ڈاکٹر محمد ادریس سندھی (۳) ڈاکٹر عبدالحیٰ ابڑو

(۴) ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو (۵) مولانا محمد رمضان پھلپوٹو (اضافہ از مترجم کلیم اللہ السندی)

(۳)......**بذل القوۃ (سندھی ترجمہ):** مترجم مولانا ابوالسراج طفیل احمد ٹھٹوی عنقریب طبع ہونے والا ہے۔ (۱۵)

❖......**بذل القوۃ کے اردو تراجم:** میری معلومات کی حد تک بذل القوۃ کے اب تک ۲ اردو تراجم شائع ہوئے ہیں:

(۱)......**عہد نبوت کے ماہ وسال:** از مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، جسے کئی اداروں نے شائع کیا ہے۔ احقر نے اس کے دو ایڈیشن دیکھے ہیں:

(الف) ناشر: حسین چودھری ٹرسٹ، ۲۔سی، گلبرگ لاہور، پہلی دفعہ ۱۹۷۶ /۱۳۹۶ میں ڈیمی سائز کے ۳۷۶ صفحات پر شائع ہوا۔

(ب) ناشر: دارالاشاعت اردو بازار، کراچی، پہلی دفعہ ۱۹۹۰ میں ڈیمی سائز کے ۳۴۲ صفحات پر شائع ہوا۔

(۲)......**سیرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم،** از مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی نقشبندی۔ بذل القوۃ کا یہ بہترین اردو ترجمہ علامہ جلال الدین قادری کے مقدمہ کے ساتھ نہایت اعلیٰ کاغذ کے ڈبل ڈیمی سائز کے ۶۱۰ صفحات پر ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء میں ادارہ مظہر علم، کالا خطائی روڈ، شاہدرہ لاہور کی طرف سے شائع ہوا، جس میں مترجم موصوف نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے کام کیا ہے، شروع میں جامع فہرست (جو ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے) کے ساتھ، بذل القوۃ کی ۲۴ خصوصیات بیان کی ہیں، اس اردو ترجمہ کی خصوصیات اس طرح ہیں:

۱۔عنوان:......یعنی سیرت کے واقعات کی سہولت کی لیے عنوان قائم کئے گئے ہیں۔

۲۔تصحیح:......مخدوم صاحب سے اگر واقعات کے بیان میں کوئی تسامح ہوا ہے تو مترجم موصوف نے اس کی تصحیح کردی ہے۔

۳۔تطبیق:......کسی واقعہ کے متعلق بظاہر متعارض روایات میں بہتر طریقہ سے تطبیق دی ہے۔

۴۔تمییز:......سیرت میں شہروں اور مقامات کے ناموں کو اعراب دے کر واضح کیا ہے۔

۵۔تاریخ:......مخدوم صاحب نے جن مقامات پر اس واقعہ کی تاریخ درج نہیں کی ہے تو مترجم موصوف نے وہ کمی پوری کردی ہے۔

۶۔تائید:......کہیں کہیں، مؤلف (مخدوم صاحب) کی تائید میں حاشیہ میں روایات ذکر کی ہیں۔

۷۔تفسیر:......سیرت میں درج قرآنی آیات یا احادیث کے مشکل مقامات کی تفسیر اور وضاحت کی ہے۔

۸۔تکمیل:......اگر مخدوم صاحب نے کہیں واقعہ کے بعض جزئیات کا ذکر نہیں کیا ہے تو مترجم موصوف نے ان جزئیات کو ذکر کر کے واقعہ کی تکمیل کردی ہے۔

۹۔تفہیم:......کہیں کہیں مبہم الفاظ کی تشریح کی ہے۔

**اردو ترجمہ "عہد نبوت کے ماہ وسال" کا پھر سندھی ترجمہ:**...... پہلے اردو ترجمہ (عہد نبوت کے ماہ وسال) کا سندھی ترجمہ "محمد مصری خان میمن" نے تیار کیا ہے، جو مکتبہ اصلاح وتبلیغ، حیدر آباد کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔(۱۶)

۵......بناء الاسلام (سندھی) اسلامی عقائد کے بیان میں ۱۱۴۳ھ میں سندھی اشعار میں مرتب کردہ مخدوم صاحب کی یہ کتاب دو ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے: باب اول: ایمان مفصل میں وارد، سات صفات کے بیان میں ہے۔ باب دوم: ان مسائل کے بیان میں، جو مذکورہ صفات کے علاوہ ہیں۔ خاتمہ: ایمان مجمل کے بیان میں۔ تین ناموں (عقائد اسلام، بناء الاسلام اور عقائد ھاشمی) کے نام سے شہرت یافتہ یہ کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱)...... **بناء الاسلام، مطبوعہ مرغوب ہردیار بمبئی:** یہ مطبوعہ کراؤن سائز کے ۲۴۴ صفحات پر، حاجی محمد کاتب سمہ کی کتابت سے ۱۲۹۴ھ میں حاجی قاضی ابراھیم بن حاجی الحرمین قاضی نور محمد متوطن پلندر کی سعی سے چھاپہ خانہ مرغوب ہردیار بمبئی میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آیا۔

(۲)...... **بناء الاسلام، گلستان کشمیر والا چھاپہ:** یہ چھاپہ کراؤن سائز کے ۲۴۴ صفحات پر قاضی ابراھیم بن قاضی نور محمد کی سعی سے چھاپہ خانہ "گلستان کشمیر" سے چھپ کر منظر عام پر آیا، (شہر کا نام درج ہے اور نہ سال ہی لکھا ہوا ہے)

(نوٹ):......قاضی ابراھیم کے لیے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے "سلمہ اللہ"۔ اس کے متعلق قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ قاضی مدنی یا میاں مدنی، مخدوم محمد اکرم نصر پوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے، جس کا اصل نام "محمد" تھا(۱۷)۔ لیکن مدینہ منورہ میں ولادت کے سبب "میاں مدنی" کے لقب سے مشہور تھے(۱۸) اس ایڈیشن کے ٹائٹل سے معلوم ہوا کہ سندھی کتابوں کے مشہور ناشر قاضی ابراھیم یا قاضی نور محمد بمبئی والے میاں مدنی کی اولاد میں سے ہیں۔

(۳)...... **بناءالاسلام چھاپخانہ صفدری بمبئی والا:** عبدالرحمٰن شیخ کی کتابت سے یہ ایڈیشن ڈیمی سائز کے ۳۱۲ صفحات پر شیخ نورالدین بن جیواخان کے اہتمام کے تحت، یوسف علی آدجی (مالک مطبع صفدری) ۱۳۱۵ھ میں چھاپخانہ صفدری بمبئی میں طبع ہوا۔

(۴)...... **بناءالاسلام، قاضی عبدالکریم بمبئی والا ایڈیشن:** یہ ایڈیشن دو کالموں پر مشتمل، رائل سائز کے ۱۶۰ صفحات پر قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد کے اہتمام تحت ۱۳۲۰ھ میں شائع ہوا۔

(۵)...... **بناالاسلام، مطبع گلزار حسینی والا ایڈیشن:** یہ ایڈیشن بھی دو کالموں پر مشتمل ہے۔ جو رائل سائز کے ۱۶۰ صفحات پر ۱۳۴۳ھ میں قاضی عبدالکریم صاحب نے مطبع گلزار حسینی سے چھپوا کر منظر عام پر لایا(۱۹)

(۶،۷،۸)...... **موجودہ رسم الخط میں ڈھلا ہوا نصرپور والا نسخہ:**...... نصرپور کے رہائشی، استاد محمد یوسف "شاکر" ابڑو مرحوم (۲۰) نے بناء الا اسلام کو موجودہ رسم الخط میں منتقل کیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۷ء میں کراؤن سائز کے ۳۶۲ صفحات پر حاجی احمد خان ابڑو کلاتھ مرچنٹ ابڑو محلّہ نصرپور کی طرف سے، دوسرا ایڈیشن ۱۹۲۳ء میں کراؤن سائز کے ۲۶۴ صفحات پر اسی ناشر کی طرف سے اور تیسرا ایڈیشن (مقدمہ، سوانح وفہرست مضامین پر مشتمل) کراؤن سائز کے ۲۸۰ صفحات پر اسی ناشر کی طرف سے شائع ہوا۔

(۹،۱۰)...... **محمد اسماعیل کھارٹھٹوی والا ایڈیشن:** "بناالا اسلام المعروف بنیادالا یمان"

فقیر محمد اسماعیل کھارٹھٹوی نے اصل کتاب کو جدید رسم الخط میں بلکہ جدید لباس میں اپنی طرف سے کچھ اشعار اضافہ کر کے مرتب کیا، جو پہلی مرتبہ گرین کلر کے ٹائٹل کے ساتھ ۱۹۶۴ء میں اور دوسری مرتبہ ۱۹۷۰ء میں شاہ جہانی مسجد ٹھٹہ کی تصویر پر مشتمل بلیک اینڈ وائیٹ ٹائٹل سے ڈبل ڈیمی سائز کے ۳۲ صفحات پر میاں عبدالحسین ولد حاجی علی محمد وتنجھر ٹھٹوی نے اپنے اخراجات سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

(۱۱)...... **بناءالاسلام مطبوعہ ۱۹۰۶ء:** یہ ایڈیشن راقم الحروف کی نظر سے نہیں گذرا، البتہ فقیر محمد اسماعیل ٹھٹوی نے "بنیادالا یمان" کے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے کہ ۱۹۰۶ء کا ایڈیشن ان کے پاس موجود ہے(۲۱)

**(ت)**

۶...... **تحفة الاخوان فی منع شرب الدخان (فارسی)** مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں حقہ اور تمبا کو نوشی کے شرعی حکم کو بیان کیا ہے اور شرعی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ تمبا کو نوشی حرام/مکروہ تحریمی ہے۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ، چار فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ ۱۱۳۴ھ کی تصنیف شدہ یہ کتاب، اصل فارسی میں تو اب تک شائع نہیں ہوسکی ہے۔ البتہ اس کا تلخیص شدہ سندھی ترجمہ، مولانا مفتی محمد قاسم مشوری صاحب کا تیار شدہ گیارہ "رسائل قاسمیہ" کے ضمن میں شائع ہوا ہے اور یہ رسالہ ان گیارہ رسائل میں آخری رسالہ ہے (یہ گیارہ رسائل مشوری صاحب کے ہی ہیں) یہ مجموعہ شعبہ نشر و

اشاعت درگاہ شریف مشوری، لاڑکانہ کی طرف سے ڈیمی سائز کے ۲۶ صفحات پر شائع ہوا، سال لکھا ہوا نہیں ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ تحفۃ الاخوان کے رد میں پنجاب کے ایک عالم عنایت اللہ لاہوری نے فارسی میں ایک کتاب لکھی تھی جو فوٹو اسٹیٹ کی صورت میں راقم الحروف کے پاس موجود ہے۔

۷...... **تحفة القاری بجمع المقاری (عربی)**: قرآن کریم میں مروج رکوع علماء بخارا کے مرتب کردہ ہیں جن کو ''بخاری رکوع'' کہا جاتا ہے، چونکہ یہ رکوع ایک جیسے نہیں ہیں کوئی رکوع بڑا ہے تو کوئی چھوٹا، ادھر فقہ حنفی میں یہ مسئلہ ہے کہ ہر نماز کی آخری رکعت کی قراءت، پہلی رکعت کے مقابلہ میں طویل نہ ہونی چاہئے اور نہ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے زیادہ طویل کرنا صحیح ہے۔ جبکہ نماز تراویح میں حفاظ کرام اگر اپنی قرات، بخاری رکوعات کے مطابق جاری رکھیں گے تو بعض اوقات پہلی رکعت، دوسری رکعت سے دوگنی نہیں تو کم از کم طویل ضرور ہو جائے گی، جس سے کراہت لازم ہوگی، یا ترک مستحب کا ارتکاب ہوگا۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ۱۱۵۰ھ میں تحفة القاری بجمع المقاری کے نام سے یہ کتاب بزبان عربی تصنیف فرمائی، جس میں آپ نے قرآن کریم کی آیات وکلمات کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے ہر پارے کے برابر ۱۲۔۱۲ رکوع بنائے ہیں تاکہ کراہت کے ارتکاب سے بچا جاسکے۔

تحفۃ القاری، عربی اور سندھی دونوں زبانوں میں شائع ہوئی ہے، عربی متن دو محققین کی تحقیق سے منظر عام پر آیا ہے:

(۱)...... مفتی محمد جان نعیمی کی تحقیق وتخریج کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۸۸ صفحات پر ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ، مکتبہ مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی کی طرف سے شائع ہوا۔

(۲)...... ڈاکٹر مولانا قاری عبدالقیوم بن عبدالغفور السندی، اسسٹنٹ پروفیسر ام القریٰ یونیورسٹی، مکۃ المکرمہ کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں خود قاری صاحب کی طرف سے سندھی ترجمہ ''ھاشمی رکوع'' کے آخر میں چھپا ہے، جس کا ذکر آرہا ہے۔

❖...... **سندھی ترجمہ**:...... تحفۃ القاری کا سندھی ترجمہ ''قرآن کریم جا ہاشمی رکوع'' کے نام سے پہلی مرتبہ ماہوار ''السند'' شمارہ نمبر ۸۰ ستمبر ۲۰۰۰ء اسلام آباد سے اور دوسری مرتبہ عربی متن کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۲۷ صفحات پر ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۰ء میں انجمن خدام التجوید کنڈھکوٹ کے طرف سے شائع ہوا۔

۸ **التحفة المرغوبة فی افضلية الدعاء بعد المكتوبة** (عربی) فرض نماز کے بعد اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے سنت اور افضل ہونے کی بابت مخدوم صاحب کی ۱۱۶۸ھ میں تصنیف کردہ یہ عربی کتاب دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، جس کے دو عربی ایڈیشن اور دو اردو ترجمے راقم الحروف کی نظر سے گذرے ہیں۔

❖...... **عربی ایڈیشن**: (۱) سب سے پہلے ''التحفۃ المرغوبۃ'' (عربی) استاد مفتی پروفیسر سید شجاعت علی قادری کے مقدمہ تحقیق وتخریج کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۵۲ صفحات پر، ۱۹۸۳ء میں لجنۃ التصنیف والتالیف دارالعلوم نعیمیہ کراچی کی

طرف سے شائع ہوا۔

(۲) اس کے بعد التحفۃ الرغوبۃ کا عربی اختصار، بلاد عرب کے مشہور محدث شیخ عبدالفتاح، ابوغدہؒ کی تحقیق کے ساتھ ۱۶۴ صفحات کے ایک ہی مجموعہ میں رائل سائز میں ۱۹۹۷ء میں مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب / شام کی طرف سے شائع ہوا، اس مجموعہ میں ۳ رسائل ہیں:

(۱)......التحفة المرغوبة للشيخ محمد هاشم التتوی السندی (۲۶ صفحات، ۳۳ تا ۴۸ تک)

(۲)......المخ المطلوبة للشيخ احمد بن الصديق الغماری

(۳)......سنية رفع اليدين فی الدعاء بعد الصلوٰة المكتوبة

یاد رہے کہ آخری دونوں رسائل کا موضوع بھی ایک ہے اور محقق بھی ایک ہے۔

❖......اردو تراجم: (۱) ''شاندار تحفہ'' (فرض کے بعد دعا) کے عنوان سے یہ اردو ترجمہ ۱۹۹۴ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف سموں نے تیار کیا جو عربی متن کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۸۰ صفحات پر، الراشد اکیڈمی کراچی کی طرف سے شائع ہوا۔

۲۔ ''نماز اور حضور ﷺ کی دعا'' کے عنوان سے یہ اردو ترجمہ ۱۹۹۸ء میں محمد شہزاد مجددی سیفی نے مرتب کیا، جو بغیر عربی متن کے ۱۹۹۹ء میں سنی لٹریری سوسائٹی ۴۹ ریلوے روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوا۔

۹......تحفة المسلمين فی تقدير مهور امهات المومنين (فارسی): رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اپنی ازواج مطہرات (امہات المومنین) کو دیے گئے مہر کے متعلق فارسی میں مخدوم صاحب کا ۱۱۷۱ھ میں تیار کردہ یہ رسالہ، رائل سائز کے ۶ صفحات پر مشتمل ۱۹۹۲ء میں ''رحمت بھریو رسالو'' (جو مرتضائی سماجی خدمتگار انجمن لاڑکانہ کی طرف سے قسطوار شائع ہوتا ہے) کے آٹھویں شمارہ کے ضمن میں ایک قلمی نسخہ کے عکس کی صورت میں شائع ہوا۔

❖......سندھی ترجمہ: تحفۃ المسلمین کا سندھی ترجمہ، مولانا ڈاکٹر عبدالرسول قادری نے ۱۴۱۹ھ میں کیا جو ڈیمی سائز کے ۱۴ صفحات پر، مخدوم صاحب کی ایک اور کتاب ''الباقیات الصالحات'' (جس کا ترجمہ مولانا محمد ادریس ڈاہری نے کیا) کے ضمیمے کے طور پر ادارہ خدمت القرآن والسنۃ شاہپور جہانیاں ضلع نواب شاہ کی طرف سے ۱۴۱۹ھ میں شائع ہوا۔

۱۰...... ترصيع الدرة علی درهم الصرة (عربی)

مخدوم صاحب نے نماز میں دوران قیام ''ہاتھ ناف پر باندھنے'' کی تائید کرتے ہوئے جب شیخ ابوالحسن کبیر ٹھٹوی کے رد میں ''درہم الصرۃ'' کے نام سے رسالہ لکھا تو شیخ محمد حیات سندھیؒ نے اس کا جواب دو رسالوں میں دیا، مخدوم محمد ھاشم ٹھٹویؒ نے دونوں رسائل کا جواب لکھا۔

یہ کتاب (ترصیع الدرۃ) پہلے رسالے کے جواب میں لکھی ہوئی ہے، جبکہ دوسرے رسالے (درۃ فی اظہار غش نقد الصرہ) کے جواب میں ''معیار النقاد'' لکھی جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

ترصیع الدرۃ: مجموعہ خمس رسائل (۵رسائل کا مجموعہ) کے ضمن میں دو دفعہ چھپ چکی ہے:

(۱)......۱۴۰۳ھ میں افغانستان سے مولانا شبیر احمد منیب کی طرف سے، فارسی مجموعہ میں ترصیع الدرۃ صرف ۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۲)......۱۴۱۴ھ میں ادارۃ القرآن کراچی کی طرف سے اس مجموعہ میں ترصیع الدرۃ ۱۸صفحات پر مشتمل ہے، دونوں طباعتوں کا ذکر "درھم الصرۃ" میں آرہا ہے۔

## ۱۱......تفسیر ھاشمی پارہ عم (سندھی)

سندھی اشعار کے ساتھ ۱۱۶۲ھ میں مخدوم صاحب کی تصنیف کردہ پارہ عم (سورۃ نباء سے سورۃ الناس تک) کی تفسیر پر مشتمل یہ تفسیر کئی مرتبہ چھپ چکی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱......قاضی نور محمد والا ایڈیشن: ۱۲۸۸ھ میں ڈیمی سائز کے ۵۰۴صفحات پر قاضی نور محمد بن مرحوم قاضی عبدالکریم کی کوشش سے آپ کے مطبع نامی کریمی واقع جزیرہ بمبئی میں چھپا۔

۲......قاضی عبدالکریم والا ایڈیشن: ۱۳۳۰ھ میں ڈیمی سائز کے ۵۰۴صفحات پر قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد صاحب (تاجر کتب، مالک مطبع کریمی و فتح الکریم) مطبع کریمی واقع بمبئی سے چھپوا کر شائع کیا۔

۳......سندھی ادبی بورڈ والا ایڈیشن: ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء میں دوسرے نمبر ایڈیشن کا عکس ڈیمی سائز کے ۵۵۶صفحات پر مشتمل سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد کی طرف سے چھپا، جس کا مقدمہ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمیؒ نے لکھا (جو ۲۴صفحات پر مشتمل ہے)، آخر میں شیخ محمد اسماعیل کی محنت سے تفسیر ہاشمی میں وارد مشکل الفاظ کے معانی پر مشتمل ضمیمہ بھی دیا گیا ہے، جو ۱۸صفحات پر مشتمل ہے، آخر میں ۱۰صفحات پر مشتمل استدراک رامہ بھی شامل ہے۔

## تفسیر ہاشمی کو موجودہ رسم الخط میں ڈھالنے کی کوشش

(الف) استاد محمد یوسف نصر پوری کی طرف سے، جس نے تفسیر کے ابیات کو برقرار رکھتے ہوئے صرف رسم الخط کو جدید بنایا، ان کا منصوبہ تو ۵حصہ شائع کرنے کا تھا لیکن صرف دو حصے شائع ہو سکے۔

۱۔ حصہ اول: سورۃ فاتحہ، ناس، فلق، اخلاص، لہب، نصر، کافرون کی تفسیر پر مشتمل، جو رائل سائز کے ۳۲صفحات پر جدید ٹائپ میں قرآن پریس حیدرآباد سے طبع ہوا۔

۲۔ حصہ پنجم: سورۃ النباء، نازعات، عبس، تکویر، انفطار، تطفیف اور انشقاق کی تفسیر پر مشتمل جو رائل سائز کے ۴۰ صفحات پر جدید ٹائپ میں فردوس پریس حیدرآباد سے طبع ہو کر منظر عام پر آیا۔ یاد رہے کہ یہ دونوں حصے حاجی احمد خان ابڑو (ابڑا محلہ) نصر پور کی طرف سے شائع ہوئے۔

(ب) ڈاکٹر عبدالمجید میمن سندھی کی طرف سے۔ جس نے تفسیر ھاشمی کو موجودہ نثر کی صورت میں منتقل کیا، البتہ آیات

کا ترجمہ عوام کی سہولت کیلئے مولانا امروٹی کے ترجمہ قرآن سے لیا، شروع میں مقدمہ بھی لکھا۔ اسی تفسیر هاشمی کے تین ایڈیشن مہران اکیڈمی شکارپور کی طرف سے ڈیمی سائز کے ۳۱۲ صفحات پر شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) پہلا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۱ء، (۲) دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۴ء (۳) تیسرا ایڈیشن اپریل ۲۰۰۲ء

**۱۲...... تمام العناية فی الفرق بين الصريح والكناية (عربی)**

مخدوم صاحب کا ۱۱۵۶ء میں طلاق کے ایک خاص مسئلہ کے متعلق عربی میں تصنیف کردہ یہ مختصر رسائل، رائل سائز کے ۸ صفحات پر ۱۳۰۰ھ میں مطبع مصطفائی محمد مصطفیٰ خان میں چھپا۔

میاں محمد عمر نامی ایک شخص نے مخدوم غلام محمد (از اولاد مخدوم محمد هاشم ٹھٹوی) سے تمام العنایۃ کا قلمی نسخہ، جو مصنف کا خودنوشتہ تھا، حاصل کر کے عبدالواحد بن محمد مصطفیٰ خان کو دیا تھا، جس نے اپنے مطبع سے چھاپ کر شائع کیا، رسالہ کا متن صرف ۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ (۲۲)۔ آخر میں دو صفحات پر کتاب کے ساتھ متعلقہ فقہی مسائل پر مشتمل ضمیمہ شامل ہے۔

''تمام العنایۃ'' میں سندھ میں رائج ایک قسم کی طلاق ''موں چھڈی، موں چھڈی، موں چھڈی'' (میں نے چھوڑ دی) تین مرتبہ کہنے کا شرعی حکم بتایا گیا ہے کہ یہ تینوں الفاظ تین مرتبہ سے کسی بھی ایک دفعہ میں شوہر کی نیت اگر تین طلاق کی ہے تو تین طلاقیں ہو جائیں گی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر پہلی دفعہ ''میں نے چھوڑ دی'' کہنے سے ایک طلاق بائن واقع ہو گی۔ باقی دو دفعہ کہا ہوا لغو ہو جائے گا (کیونکہ بائن کے بعد کوئی بھی دی گئی طلاق واقع نہیں ہوا کرتی)

یہی تمام العنایۃ کمپیوٹر کمپوزنگ کی شکل میں مدرسہ صبغۃ الھدیٰ شاہپور چاکر ضلع سانگھڑ کی طرف سے شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ ''الھدیٰ'' کے شمارہ ۱۱ (اگست تا اکتوبر ۱۹۹۸ء) میں ۴ صفحات پر شائع ہوا ہے۔

حال ہی میں مفتی کلیم اللہ صاحب نے اسی رسالہ کو ایڈٹ کیا ہے اور راقم الحروف نے اسی کا مقدمہ عربی میں لکھا ہے اور قاری عبدالقیوم بن عبدالغفور السندی پروفیسر جامع ام القریٰ کی تصحیح و مراجعت کے بعد یہ رسالہ مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو، سندھ کی طرف سے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا۔

**۱۳...... تنبیہ نامہ (بے نمازیوں اور عاشورہ کے متعلق) (سندھی):** مخدوم صاحب کے طرف منسوب اس منظوم سندھی رسالہ کا ذکر مخدوم صاحب نے خود اتحاف الاکابر میں کیا ہے اور نہ کسی اور تذکرہ نگار نے اس کا نام بتایا ہے، البتہ یہی رسالہ تین سندھی رسائل کے ایک مجموعہ میں (جس میں یہ رسالہ پہلے نمبر پر ہے) ۱۳۱۲ھ (۱۸۹۴ء) میں ڈیمی سائز کے ۴۸ صفحات (جس میں رسالہ کے صرف ۷ صفحات ہیں) قاضی نور محمد قریشی بن مخدوم محمد حسین صاحب قریشی بالائی نقشبندی (تاجر کتب لاڑکانہ) صرف ۳۵ کی تعداد میں مطبع مصطفائی لاہور سے شائع کیا، دوسرے رسائل یہ ہیں:

۲۔ رسالہ صفت چاریار۔ مخدوم غلام محمد بگائی۔ ۳۔ رسالہ تنبیہ برائے عاشورہ کرنیوالوں اور بے نمازیوں کے

۔میاں عبدالھادی بگائی

❖ مجموعہ میں ایک جگہ ھامش میں تحریر ہے:

یہ تینوں رسائل تنبیہہ برائے جاہلان حسب خواہش پیر میاں محمد صالح شاہ صاحب خلف پیر قطب الدین ٹھلاہی اور پیر شاہ عباس اور پیر میاں علی اکبر شاہ صاحب اور جناب پیر میاں علی اصغر شاہ کنگری والوں کے چھپوائے گئے ہیں کہ اپنے فقیروں مریدوں اور جماعتی طریقہ والوں کو رشد و ہدایت کیلئے سعی و کوشش کریں یا ہمارے ساتھ تعاون کریں کہ خدا کرے اس کتاب کے واسطے سے اور پیر صاحب کے تعاون سے لوگ عاشورہ کے ماتم وغیرہ کے دیکھنے سے باز رہیں۔(۲۳)

مجموعہ کے ٹائٹل کے اوپر "تنبیہہ الجاہلین" تحریر ہے، اس ٹائٹل کے وسط میں لکھتے ہیں کہ الحمداللہ کہ تین رسائل نصیحت نامہ تنبیہہ جاھلین و بے دین اور منع عاشورہ بابت تصنیف (۱) مخدوم میاں محمد ہاشم ٹھٹوی (۲) مخدوم میاں غلام محمد بگائی (۳) مخدوم میاں عبدالھادی......الخ

۱۴......تنقیح الکلام فی النھی عن القرأۃ خلف الامام (عربی) احناف کے مسلک کے مطابق اور حدیث کی روشنی میں امام کے پیچھے قرات نہ کرنے کی تائید میں مخدوم صاحب کی عربی زبان میں ۱۱۶۹ھ میں تصنیف کردہ یہ کتاب چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

تنقیح الکلام کا اردو ترجمہ مولانا عبدالعلیم ندوی (متوفی ۱۹۸۷ء) نے تیار کیا جو عربی متن کے ساتھ، ڈیمی سائز کے ۲۲۴ صفحات پر ۱۴۱۵ھ میں جامعہ مدینۃ العلوم بھینڈو شریف (نزد حیدرآباد) کی طرف سے شائع ہوا۔

(ج)

۱۵......جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم (عربی): قرآن کریم کے فضائل کے متعلق احادیث نبویہ کی روشنی میں ۱۱۳۴ھ میں تیار کردہ، مخدوم صاحب کی یہ جامع کتاب اب تک مکمل طور پر شائع نہیں ہو سکی ہے، البتہ اس کا ایک اختصار، اردن سے "حبۃ الرحمٰن الرحیم فی فضائل القرآن الکریم" کے نام سے شائع ہوا ہے، جس میں اختصار کرنے والے نے اصل مصنف کا نام ٹائٹل پر نہیں لکھا ہے۔(۲۴)۔ اگرچہ اندر کتاب میں اصل مؤلف مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی بتایا گیا ہے۔(۲۴) مگر اس کے باوجود بھی یہ روایت قابل بھروسہ شمار نہیں کی جائے گی۔

......(جاری ہے)......

☆......☆......☆